پروفیسر محمد حمزہ نعیم

سورۂ فتح، صلح حدیبیہ اور خونِ مسلم

صلح حدیبیہ کے موقع پر مکہ کے اہل کفر کی طرف سے اہل اسلام پر جیسا دباؤ ڈالا گیا اور صاحبِ وحی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح اہل کفر کی بعض کڑی شرائط کو تسلیم کیا۔ اکثر اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم کو جن میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نمایاں تھے اس معاہدۂ امن کو اہلِ اسلام کے لیے قابل قبول ہونا سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو قائل کرتے ہوئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''عمر! وہ اللہ کے رسول ہیں، اللہ کی مرضی سے کریں گے جو کچھ کریں گے۔'' معاہدہ ہو گیا۔ اہلِ کفر کی شرائط تسلیم کر لی گئیں۔ ''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے'' محمد ابن عبداللہ لکھا گیا۔ اصحاب رسول رضی اللہ عنہم اپنے آقا کی پیروی میں قربانیاں کر رہے تھے اور عمرہ و زیارت کے بغیر حلق کروا رہے تھے۔ وہ کہتے ہیں ایسے لگتا تھا جیسے ہم اپنے آپ کو ذبح کر رہے ہیں مگر عمل نبوی کے مقابلے میں مَن مرضی کی جرأت کسے تھی؟ جب کہ اُن کی من مرضی دنیا کے لیے نہیں زیارت بیت اللہ کے لیے ہی تھی۔ سورۂ فتح کی آیات نازل ہو گئیں...... ''ہم نے تمھیں فتح عطا فرما دی۔''

اب اصحابِ محمد رضی اللہ عنہم حیرت زدہ بھی تھے اور خوش بھی...... یہ کیسی فتح ہے؟ مگر چند ہی دنوں بعد حجازِ مقدس کے دور دراز علاقے خیبر وغیرہ فتح ہو گئے۔ اعدائے اسلام یہود و نصاریٰ کے مراکز فتح ہو گئے پھر حرم بیت اللہ مکّہ مکرمہ ہمیشہ کے لیے نجس مشرکین سے پاک کر دیا گیا۔ والحمدللہ...... ان آیات میں ہی وضاحت کر دی گئی کہ چودہ سو دیوانوں پروانوں رضی اللہ عنہم کو جانیں نچھاور کرنے سے اس لیے روکا گیا تھا کہ مکہ مکرمہ میں گنتی کے چند افراد بچے بوڑھے بے بس، بے کس ایمان لا چکے تھے۔ فرمایا اے نبی آپ ان کو نہیں پہچانتے تھے۔ اللہ ان کو جانتا تھا، تمھارے جذبہ قربانی اور فدا کاری کے اعتراف کے باوجود تمھارے ہاتھوں اُن چند کلمہ گو مسلمانوں کو نقصان پہنچ سکتا تھا۔ جنھوں نے ابھی اعلانِ اسلام نہیں کیا تھا...... ان چند مسکین مسلمانوں کا تحفظ ضروری تھا۔ اور فتح اور امن وامان تو اللہ جل جلالہٗ کے قبضہ قدرت میں ہے...... ایک اور موقع پر ایک کلمہ گو شخص کو ایک نوجوان محبوب صحابی اسامہ نے قتل کر دیا تو لسانِ نبوّت سے بار بار کلمات تاسّف نکل رہے تھے۔ اُسامہ! کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا کہ وہ صرف جان بچانے کے لیے لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ پڑھ رہا ہے۔ دل سے مسلمان نہیں ہے؟

اے پاکستان کے حکمرانو! ہزاروں کی تعداد میں سوات سے وزیرستان تک قتل عام کیے جانے والے کیا بچے، بوڑھے، عورتیں دہشت گرد ہیں۔ کیا سورۂ فتح کی آیات انھیں امن نہیں دے رہیں؟ پشتون، ازبک، تاجک، عرب مجاہدین اور اُنکی اولادیں کیا تمہارے کچھ نہیں لگتے۔ عربی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان سب کو تمھارا بھائی قرار دیا تھا وہ دین جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا وہ تو سرحدی امتیاز کی بنیاد پر ایسی قتل وغارت کو روا نہیں رکھتا۔ اگر ۱۹۴۷ء میں برطانوی سامراج کے ایماء و منشا پر قائم کیے جانے والے اس ملک کا پاسپورٹ نہ رکھنے کا ''جرم'' اتنا بڑا ہے جو اخوتِ اسلامی کے رشتوں سے فائق ہے، اور تمہارا بنایا ہوا شناختی کارڈ نہ رکھنے کی پاداش میں یہ لوگ تمھارے کچھ نہیں لگتے تو پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی عرب ہیں، وہ بھی تمھارے کچھ نہیں لگتے۔ تم اپنے لیے کوئی پاکستانی پنجابی نبی تلاش کر و یا امریکہ اور برطانیہ سے کوئی نیا جھوٹا نبی درآمد کر لو۔ مصور پاکستان علامہ محمد اقبال نے تو کہا تھا کہ

چین و عرب ہمارا، ہندوستاں ہمارا		مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا